دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۰۷۸۲
تاریخ 8/12/016
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ہٰذا کے بارے میں

کہ معصوم اور خوبصورت بچوں کا نظر لگنے کا مسئلہ عام ہے۔ اس لیے ماں باپ اپنے بچوں کو نظرِ بد سے بچانے کی خاطر ان کے رخسار، پیشانی یا تھوڑی وغیرہ پر سرمے سے ایک نشان لگا دیتے ہیں تا کہ بچے کو نظر نہ لگے۔

عام طور پر ذہن یہ ہوتا ہے

کہ

دیکھنے والے کی پہلی نظر اس سُرمے کے نشان پر اٹک جائے گی اور اس کی نظر بچے کو نہیں لگے گی، برخلاف اس کے برعکس صورت میں، کہ دیکھنے والے بچے کو تحسین بھری نظروں سے دیکھتا ہے، تو اسے نظر لگ جاتی ہے۔

— سوال یہ ہے کہ اس ذہن کے ساتھ بچے کے چہرے پر کوئی نشان لگا دینا شرعاً کیسا ہے؟

— نظر کا علاج شرعی بھی بتلا دیجیے۔

فقط، والسلام

بندہ: عبدالغنی ـــــ ڈی آئی خان

۱۴۳۸/۲/۱۱ھ

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا اَلْجَوَابُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِيْقُ :

نظر لگ جانا ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں ہے،

حدیث شریف میں آیا ہے: «اَلْعَيْنُ حَقٌّ»، اور کبھی نظر لگ

چکا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائن کو وضوء کرنے کا حکم دیا ہے

اور معین (جس کو نظر لگا ہو) اسکو بطور علاج اس پانی سے غسل کرنے

کا حکم فرمایا ہے اور کسی نے نظرِ بد سے بچنے کے لے کسی ترکیب کے بارے

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسکو ترکیب بھی بیان فرمائی ہے، اسلئے نظرِ بد سے بچنے کیلئے حفظ ما تقدم

دارالافتاء
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

جواب جاری ہے ......

کے طور پر کوئی ایسی ترکیب اختیار کرنا جو خلاف شرع نہ ہو اور ساتھ اس ترکیب کو مؤثر حقیقی کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔

صرف اسباب کے حد تک اسکو استعمال کیا جائے تو جائز اور مرخص ہے، پس نظر بد سے بچنے کیلئے بچوں کے رخسار، پیشانی، تھوڑی وغیرہ پر سرمے کی نشان لگانا تاکہ دیکھنے والے کا نظر دوسری طرف ہٹ جائے مرخص ہے

لقوله عليه السلام:

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:
((العينُ حقٌ))۔
(سنن أبي داؤد رقم الحديث: ٣٨٧٩)

ولما في رد المحتار:

لا بأس بوضع الجماجم في الزروع والمبطخة لدفع ضرر العين، لأن العينَ حقٌّ تصيبُ المال والآدمي والحيوان، ويظهر أثره في ذلك عرف بالآثار، فإذا نظر الناظر إلى الزرع يقع نظرهُ أولاً عَلَى الجماجم لإرتفاعها، فنظرهُ بعد ذلك إلى الحرث لا يضره ((أن امرأةً جاءتْ إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقالتْ نحنُ مِنْ أهل الحرث وإنا نخافُ عليه العين، فأمر النبي صلى الله عليه وسلم: أن يجعلَ فيه الجماجم۔
(رد المحتار ج: ٩ ص ٦٠١ فصل في اللبس، ط: رشيديه)

كذا في حجة الله البالغة:

والعينُ حقٌ وحقيقتها تأثير إلمام نفس العائن وصدمة تحصل مِنْ إلمامها بالمعين وكذا نظرة الجن۔
(حجة الله البالغة ج: ٢ ص ٣٤٢)

جواب جاری ہے ...

Scanned by CamScanner

وهكذا في الهندية :

لا بأس بوضع الجماجم في الزروع والمبطخة لدفع ضرر العين عرف ذلك بالآثار، كذا في فتاوى قاضيخان - (الهندية ج: ٥ ص ٤٣٦ كتاب الكراهية الباب الثامن عشر في التداوي والمعالجات)

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

جب یہ ثابت ہوا کہ نظر لگ جانا حق ہے، تو اگر عائن (نظر لگانے والا) معلوم ہو تو اسکا علاج بھی حدیث مبارک سے ثابت ہے: چنانچہ

ایک مرتبہ عامر بن ربیعہ نامی صحابی نے سہل بن حنیف (خوبصورت صحابی تھا) کو دیکھا، اچانک وہ زمین پر آگرا، تو صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سہل بن حنیف زمین پر گرا، لیکن اُس میں نہ کسی کے ساتھ بات کرنے کا قدرت ہے اور نہ اپنا سر اُٹھا سکتا ہے!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کہ کیا آپ لوگوں کا کسی پر شک ہے؟

صحابہ کرام نے فرمایا: کہ عامر بن ربیعہ نے اُس کو دیکھا اور وہ اچانک زمین پر گرا!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو بُلا کر غُصہ میں فرمایا: آپ لوگ اپنے بھائی کو کس وجہ سے قتل کرتا ہے؟

آپ کیوں ایک چیز میں تعجب کرتے وقت برکت کے الفاظ نہیں کہتے؟

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو حکم دیا کہ: ((سہل بن حنیف کیلئے غسل کرو!)) تو اس نے اپنے پاؤں، چہرہ اور ہاتھوں کو ایک

جواب جاری ہے ..... ←

Scanned by CamScanner

برتن میں دھویا اور سہل بن حنیف نے وہ پانی اپنے سر پر بہا دیا تو وہ بالکل تندرست ہوا اور لوگوں کے ساتھ پھر سفر کیلئے آمادہ ہوا۔

(بذل المجہود کتاب الطب ج: ۱۲ ص ۱۱۳)

لقوله علیه السلام:

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان يؤمر العائن فيتوضأ ثم يغتسل منه المعين۔

(سنن ابی داؤد باب ماجاء في العين۔ رقم الحديث: ۳۸۸۰)

اگر عائن معلوم نہ ہو تو معین (جس کو نظر لگا ہو) اسکے لئے جو علاج بھی تدبیر و تجربہ سے ثابت ہو اس کا اختیار کرنا درست ہے، جبکہ اس میں کسی ناجائز عمل کا ارتکاب نہ ہو، اسی طرح غیر مسلموں کے طریقوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔

وفي شرح السنة روي أن عثمان رضي الله عنه رأى صبياً مليحاً فقال: دسّموا نونته كيلا تصيبه العين ومعنى دسموا: سودوا، والنونة النقرة التي تكون في ذقن الصبي الصغير۔ (مرقاة المفاتيح ج: ۸ ص ۳۰۵ كتاب الطب والرقى)

كذا في الهندية:

قال شهاب الدين الآدمي: لا بأس بإحراق العُشار الملتقط من الطريق وإدارته حول

دارالافتاء
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

جواب جاری ہے۔۔۔۔ ←

Scanned by CamScanner

من أصابته العين ونظيره صبّ الشمع
فوق الصبي الخائف، قالَ الشيخ اللّبادي
إنما يباح إذا لم يرَ الشفاء منه كذا في
القنية۔

(الهندية ج: ٥ ص ٣٥٦ باب التداوی والمعالجة ط: قدیمی کتب خانہ.

واللهُ أعلمُ

الجواب صحيح

کتبہٗ:

محمّد یعقوب "نائل"

متخصص دار العلوم حقانیہ

۲۸/۱۲/ ۲۰۱۶ء

مختار اللہ حقانی
مفتی ومدرس
جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

Scanned by CamScanner